# یومِ مئی پر

کوئی تو ہو کہ جو ایسی کوئی تدبیر کر ڈالے
ذرا ڈھیلی مِرے افلاس کی زنجیر کر ڈالے

مِرے خوابوں کی سیڑھی سے وہ اُوپر تو گیا لیکن
جو اُس کے خواب تھے اُس نے وہی تعبیر کر ڈالے

مجھے روٹی لبادہ چھت بہم کرنے کے چکر میں
مِرے محسن نے کتنے ہی محل تعمیر کر ڈالے

دعائیں دیجئے مجھکو کہ میری کسمپرسی نے
منیمِ شاہ اکثر صاحبِ جاگیر کر ڈالے

مِری فاقہ کشی قائم رہی تو فائدہ کیا ہے
بھلے ہی آدمی ارض و خلا تسخیر کر ڈالے

کہانی اندرُوں والی عیاں ہوتی نہیں سائیں
بھلے کتنی ہی تفسیریں کوئی تحریر کر ڈالے

-------



Faqeer Sein